سوال

(21)جنت میں لوگ مادی حالت میں داخل ہوں گے یا روحانی حالت میں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین دریں مسئلہ (دربیان قیامت) کہ خدا تعالی جن لوگوں جنت میں داخل کرنے گا وہ مادی حالت میں داخل ہوں گے یا روحانی حالت میں ؟ ان کا جنت میں کھانا ، پینا ہوگا یا نہیں ؟ اگر ہوگا توان کے پاخانہ پیشاب کا راستہ ہوگا یا نہیں ؟ اگر نہیں ہوگا توکیوں نہیں ہوگا ؟ جب کہ وہ کھائیں گے جو کھائے گاپیئے گا اس کےلیے پاخانہ پیشاب کا راستہ ضروری ہے ۔اس کا ثبوت قرآن وحدیث سے حتی الامکان شرح دیجیے جزاک اللہ فی الدارین ۔کمترین کا پتہ یہ ہے :

شہر میرٹھ محلہ خندق 145 متصل مدرسہ دارالحدیث مطلع العلوم عبدالوہاب ولد عبدالمجید مقراض اساز کوملے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) مستحقین جنت ۔جنت میں مادی حالت میں داخل ہوں گے : جب جنت (موافق عقیدہ اہل سنت والجماعت بمطابق قرآن وحدیث) خیالی اوروہمی اورمجازی چیز نہیں ہے ۔بلکہ ایک حقیقی اورخارجی وجودرکھنے والا عالم ہے اوراس موجودہ عالم سے کہیں زیادہ اقوی واعلی وجودرکھنے والا مقام ہے ، تواوس میں داخل ہونے والے بھی حقیقی وخارجی مادی وجودکی ساتھ داخل ہوں گے ۔لیکن وہ مادی وجوداس موجودہ جسم عنصری سے کہیں زیادہ برتراعلی واقوی ہوگا ، اس موجودہ مادی وجودکواوس مادی وجود سے کوئی مناسبت نہیں ہوگی ۔

(1) ان جنتیوں کا جنت میں کھانا پینا بھی ہوگا وہ حوروں اوربی بیوں سے متمتع بھی ہوں گے ان دونوں دعوؤں پر قرآن کریم کی حسب ذیل آیتیں بغیر کسی تاویل اوراینچ پیچ کے روشت دلیل ہیں :

نمبر شمار سورہ آیت نمبر شمار سورہ آیت

42 27 8 55 44 1

19 52 9 20 54 2

24 69 10 14 76 3

41 37 11 19 32 4

9 10 12 15 51 5

51 38 13 45 15 6

17 52 14 17و5 76 7

20 56 15

16 88 16

22 50 17

46 37 18

62 19 19

68 55 20

51 38 21

45 15 22

52 44 23

54 54 24

33 54 25

57 36 26

32 31 56 27

32 78 28

21 9 29

ان جنتیوں کے پیشاب پاخانہ کا مقام نہیں ہوگا ۔ کیونکہ ان کو باوجود کھانے اوپینے کے پیشاب یا پائخانہ کی حاجت نہیں ہوگی ، کھائی اور پی ہوئی چیزوں کے فضلے ، پسینہ کی صورت میں مشک کی خوشبو کھتے ہوئے جنتیوں کی جسم سے خارج ہوں گے ۔ البتہ حوروں اور بیبیوں سے متمتع ہونے کے لیے جس عضو کی ضرورت ہے وہ ضرور ان جنتیوں کے ہوگا ۔ صحیح حدیث

میں ''سیحشر الناس یوم القیامۃ حفدۃ عراۃ غرلاً ،، (بخاري . ''کتاب بدا الخلق باب ما جاء في صفۃ الجنۃ وانھا مخلوقۃ 85/4 ، مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا ، باب فی صفات الجنۃ (2834 4/2181.) ''یأکل أہل الجنۃ ویشربون ولا یبولون ولا یتغوطون ، طعامھم ذلک جشاء کریح المسک ،، (مسلم عن جابر) کتاب الجنۃ باب فی صفات الجنۃ ونعیمھا (3835) 4/ 2181) ''عن زید بن أرقم قال : جاء رجل من أہل الکتاب ، فقال : یا اباالقاسم : تزعم أن أہل الجنۃ یأکلون ویشربون ، قال : نعم أن أحدہم لیعطی قوۃ مائۃ رجل ، فی الأکل والشرب والجماع ، قال : الذي یأکل ویشرب تکون لہ الحاجۃ، ولیس فی الجنۃ أذي ،قال : تکون حاجۃأحدکم رشحا ، یفیض من جلودہم کرشح المسک ،، (فتح الباري 373/6. بحوالہ نسائی) اوس عالم کو موجودہ عالم پر قیاس نہ کرنا چائیے کہ تمام شکوک وشبہات فاسدہ کی جڑاور بنیادیہی ہے ، احمقانہ وجاہلانہ باطل قیاس (قیاس الغائب علی الشاہد) ہے ۔

جنت کی ودوزع کے حقیقی وخارجی وجود کاانکاراوراس کو محض خیالی ومجازی ورہمی ماننا حشر ومعاد کے انکار وتکذیب کی فرع ہے ۔ اور حشر ونشر ومعاد کا انکار فلاسفہ وحکمائے یونان کاخاصہ عقیدہ ہے کہ ان کی نزدیک عالم بالنوع قدیم ہے ۔ اس نظریہ وعقیدہ کو یورپ کے عیسائیوں نے لیا ، اوران سے برہموسماج فرقہ کے بانی ایک بنگالی بابو نے اخذ کیا اوراس کی تقلید سر سید احمد بانی علیگڑھ کالج نے کی ۔ سر سید نے حشر ونشر ، معاد وجنت ودووخ کو تسلیم توکیا کہ قرآن کے ظاہری الفاظ کیئے انکار کرسکتا تھا ۔ مگر جس طرح اس نے جن وشیاطین ،ملائکہ کے وجود کاانکار کیا ، اوران کی بہودہ ملحدانہ تاویل کی اسی طرح جنت ودوزخ کی ملحدانہ تاویل کرکے ، ان دونوں کو محض ایک وہمی اورخیالی چیز بنا دیا ۔ فلاسفہ یونان وپادری فنڈ رجیسے ملحد عیائیوں اور سر سید جیسے ملحد نیچریوں کے عقائد باطلہ اوران کی امور کے متعلق ملحدانہ تاویلات کی تفصیل اوران کی عقلی حیثیت سے تردید کرنے کا موقع نہیں ہے ۔ ان کی تردید کےلیے تفسیر کبیر جلد اول مبحث آیت : وبشر الذین آمنواو عملوالصالحات الایۃ ودیگر تصانیف علمائے اسلام ملاحظہ کیجیے ۔ سر سید کی تردید مختلف ومتعدد علماء نے کی ہے ۔ مقدمہ تفسیر حقانی ازص :38تا43 وتفسیر حقانی حلد دوم ص109 بھی ملاحظہ کیجیے : ۔

کتبہ عبیداللہ المبارکفوری المدرس بدارالحدیث الرحمانیہ بدلہی

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری]

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 61

محدث فتویٰ